حج کے دوران حجام کی اجرت ادا کرنے سے رہ گئی تو کیا کریے؟

مجیب: محمد عرفان مدنی عطاری

فتوی نمبر:WAT-1795

تاریخ اجراء: 17ذوالحجۃالحرام1444ھ/6جولائی2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

دو شخص حج کیلئے گئے تھے اور وہاں انہوں نے حلق کروایا اور حجام کو پیسے دیئے لیکن چونکہ اس کے پاس کُھلے نہیں تھے، لہذا اس نے ان لوگوں سے فی الحال حلق کی اجرت نہیں لی اور دونوں کے موبائل نمبر لے لئے مگر اپنا موبائل نمبر نہیں دیا کہ وہ لوگ اُس سے رابطہ کر کے اسے وہ رقم پہنچا دیتے، اب ایسی صورت میں وہ لوگ اس رقم کا کیا کریں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

عام طور پر حجاج کرام کسی دکان پر جا کر حلق کرواتے ہیں اور جس دکان سے حلق کروایا ہوتا ہے، اس کا کچھ نا کچھ پتا بھی معلوم ہوتا ہے لہذا اگر معاملہ یہی ہو تو ایسی صورت میں اُس دکان دار تک پہنچنا اتنا زیادہ مشکل نہیں، ہر ممکن کوشش کی جائے کہ اُس دکان دار تک پہنچا جا سکے اگر وہ مل جائے تو اُسے اس کی اجرت ادا کر دی جائے، اور اگر کسی طرح بھی اُس شخص کی دکان معلوم نہ ہو سکے یا کسی راہ چلتے حجام سے حلق کروایا ہو اور اب اس کے بارے میں کچھ پتا نہ ہو کہ وہ کہاں ہے ؟ تو ایسی صورت میں انتظار کریں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ جب اس نے ان لوگوں کا موبائل نمبر لیا ہے تو وہ اپنی رقم لینے کیلئے ان لوگوں سے رابطہ بھی کرے، پھر اگر کسی طرح بھی اس کے رابطہ کرنے یا ملنے کی امید باقی نہ رہے تو ایسی صورت میں اُن دونوں میں سے ہر ایک اپنے حصہ کی رقم اُس کی طرف سے صدقہ کر دے۔ ہاں صدقہ کرنے کے بعد اگر وہ مل گیا یا اس سے رابطہ ہو گیا اور وہ صدقہ کرنے پر راضی نہ ہوا تو اب اُنہیں اس کی وہ رقم دینی ہو گی۔

تنویر الابصار مع در مختار میں ہے: "(عليه ديون ... جهل أربابها وأيس) من عليه ذلك (من معرفتهم فعليه التصدق بقدرها من ماله (و) متى فعل ذلك (سقط عنه المطالبة) من أصحاب الديون (في العقبى)" ملتقطاً۔ ترجمہ: کسی پر دوسروں کے قرضے ہوں، لیکن ان کے مالکوں کا پتا نہیں اور اسے مالکوں کے ملنے کی امید بھی نہیں رہی، تو اب اس پر اتنی مقدار میں اپنے مال میں سے صدقہ کرنا لازم ہے۔ اور جب اس نے یہ کام کر لیا، تو

اب آخرت میں قرضوں کے مالکین کی طرف سے اس شخص پر کوئی مطالبہ نہ رہے گا۔(تنویر الابصار مع درمختار، کتاب اللقطۃ، جلد6، صفحہ434، دار المعرفۃ، بیروت)

حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار میں ہے:"أما اذا علمهم فلا يبرأ دنيا وأخرى إلا بالدفع اليهم...وأما اذا كان يرجو المعرفة فلا يتصدق"ترجمہ: بہر حال اگر اسے مالکین کا علم ہے، تو اب یہ شخص دنیا اور آخرت میں بری نہیں ہو سکتا، مگر یہ کہ مال ان کے مالکوں تک پہنچا دے۔اور اگر مالک ملنے کی امید ہے تو اب یہ شخص مال کو صدقہ نہیں کر سکتا۔(حاشیۃ الطحطاوی علی الدر مختار، کتاب اللقطۃ، جلد6، صفحہ499، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

فتاوی رضویہ میں سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے کچھ اسی طرح کا سوال ہوا، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک شخص نے گاڑی میں سفر کیا اور اس وقت اس شخص کے پاس پیسے نہیں تھے لہذا اس نے گاڑی والے سے کہا کہ پیسے صبح لے لینا ،اس کے بعد صبح وہ شخص گاڑی والے کو پیسے دینے آیا لیکن وہ اسے نہ ملا، اب وہ شخص کیا کرے؟

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب ارشاد فرمایا:"اسٹیشن پر جانے والی گاڑیاں اگر کوئی مانع قوی نہ ہو تو ہر گاڑی کہ آمد ورفت پر ضرور آتی جاتی ہیں۔اگر زید اسٹیشن پر تلاش کرتا، ملنا آسان تھا، اب بھی خود یا بذریعہ کسی متدیّن معتمد کے تلاش کرائے، اگر ملے دے دیئے جائیں، ورنہ جب یاس و ناامیدی ہو جائے اُس کی طرف سے تصدّق کر دے، اگر پھر کبھی وہ ملے اور اس تصدّق پر راضی نہ ہو، تو اُسے اپنے پاس سے دے"۔(فتاوی رضویہ، جلد25، صفحہ55، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net